گھر کو آگ لگی
گھر کے چراغ سے
علامہ محمد ظفر عطّاری
ناشر: مکتبہ کنز الایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

دیوبندیوں کے کفریہ کلمات اور ردِّ عمل کے طور پر انہیں کے
اکابرین کے فتاویٰ جات پر مشتمل ایک عبرتناک تحریر

گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے

مصنّف

علامہ محمد ظفر کندی عطاری

مکتبہ کنزالایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب: گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے

مصنف: علامہ محمد ظفر کندی عطاری

باہتمام: محمد اختر اللہ عطاری

پروف ریڈنگ: علامہ محمد اکمل رضا عطاری

ہدیہ: -/12 روپے

سن اشاعت: باراوّل 6 ستمبر 2001ء

ملنے کا پتہ

جامع مسجد غوثیہ تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

فون: 7640625

برائے مدینہ علامہ صاحب کے نام یا مکتبہ کنزالایمان کے نام پر لیٹر بھی اسی پتہ پر ارسال فرمائیں۔ شکریہ، بعرض ناشر

اسے ضرور پڑھیئے

حضرات محترم گھر کے چراغ سے گھر کو آگ لگنے کی روداد بیان کرنے سے پہلے بطور تمہید چند معروضات ملاحظہ فرمائیں۔

علمائے دیوبند کے لیے پہلے سے اگر کوئی نرم گوشہ آپکے دل میں موجود ہے تو اس کتاب کے مطالعہ کا آپ پر قدرتی ردعمل یہ ہوگا کہ آپ غصے کی جھنجھلاہٹ میں اسے بند کر کے بکھیں ایک طرف رکھ دیں گے، لیکن اگر آپ بردبار، معاملہ فہم اور صاحب فکر سلیم ہیں اور واقعات کی تہہ میں اتر کر حقائق کی تلاش کا جذبہ اعتدال کے ساتھ آپ کے اندر موجود ہے تو آپ یہ جاننے کی ضرور کوشش کریں گے کہ علمائے دیوبند ایک ملک گیر محاذ منگ کی بنیاد آخر کیوں پڑی۔

بحث ومناظرہ کے وہ حقیقی اسباب وعلل کیا تھے جن زیر اثر سالہا سال تک پورے ملک میں یہ معرکے گرم رہے

یہ نزاع (جھگڑا) دو چار آدمیوں تک محدود ہوتا تو اسے شخصی یا خاندانی مفادات کی آویزش کہکر نظر انداز کیا جا سکتا تھا لیکن علمائے دیوبند کے خلاف مذہبی پیکار کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ملک ہی نہیں بیرون ملک کا بھی بہت بڑا خطہ اسکی لپیٹ میں ہے مساجد سے لیکن مدارس تک مذہبی زندگی کے سارے شعبے اس اختلاف سے اس درجہ متاثر ہیں کہ دیہات سے آفاق تک پوری قوم دو ملتوں میں تقسیم ہوگئی ہے اس لیے اس ہمہ گیر اختلاف کو دیوبند اور بریلی کا شخصی نزاع (جھگڑا) قرار دے کر اس کے حقیقی محرکات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی نہایت افسوس اور قلق کے ساتھ مجھے ہندو پاک کے مسلم مورخین سے یہ شکوہ ہے کہ انہیں آج تک یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ گیر جانبداری کے ساتھ علمائے دیوبند کے خلاف ان مذہبی بے چینیوں کی صحیح بنیاد معلوم کرتے جو

ملک و بیرون ملک کروڑ ہا کروڑ مسلمانوں کے درمیان نصف صدی سے پھیلی ہوئی ہیں اور جس کے نتیجے میں مسلم معاشرہ ایک نہ ختم ہونے والے روحانی کرب اور ذہنی وفکری انتشار کا شکار ہے ہماری مظلومی کے ساتھ اس سے بڑھ کر دردناک مذاق اور کیا ہوسکتا ہے کہ عین بے خبری کی حالت میں ہمارے احتجاج کو فتنہ انگیزی سے تعبیر کیا حالانکہ اپنے غم وغصہ اور اپنے جذبے کی تباہیوں کا اظہار ہر مظلوم کا واجبی حق ہے۔

اتنی تمہید کے بعد اب ہم اس مذہبی نزاع (جھگڑے) کی پوری تفصیل اس امید کے ساتھ اہل علم کے سامنے پیش کررہے ہیں کہ وہ اس روشنی میں نزاع کے اصل محرکات کا پتہ چلائیں گے بالفرض نگاہوں پر بوجھ ہو جب بھی یہ سرگزشت صبر وتحمل کے ساتھ پڑھیئے کہ حقیقت کا متلاشی کسی گروہ کا طرف دار نہیں ہوتا۔

کچھ کم ایک صدی سے سارے دنیا میں دیوبند اور بریلی کی مذہبی آویزش کا جو شور برپا ہے اور جس کے ناخوشگوار اثرات پریس سے لے کر اسٹیج تک پوری طرح نمایاں ہیں وہ بلاوجہ نہیں ہیں اگر اس حقیقت کی تلاش کیلئے آپ نے اپنے ذہن کا دروازہ کھلا رکھا تو ذیل میں اس مذہبی نزاع کی وہ حقیقی بنیاد پڑھیئے جس نے امت کو دو ملتوں میں تقسیم کردیا ہے۔

اپنی مذہبی سرشت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسول کریم ﷺ کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اس کا ایمان اپنے رسول ﷺ کی بارگاہ میں اتنا مؤدب اور حساس ہے کہ رسول ﷺ کی حرمت پر ذرا سی خراش بھی اسے برداشت نہیں، ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فداکاریوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔

حُب رسول ﷺ کی وابستگی کا یہ رخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم وغصہ اور نفرت وغضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول ﷺ کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرت ایمانی کی تلوار اس کے خلاف بے نیام ہوگئی۔

آج ملعون رشدی کی زندہ مثال آپ سامنے ہے رسول ﷺ کی حرمت پر حملہ کر کے اس نے سارے عالم اسلام کو اپنا دشمن بنالیا ہے قابل رشک ہیں وہ شہیدان محبت جو رشدی کے خلاف اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہوگئے۔

علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم وغصے کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے کہ ان کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں۔

قارئین کرام اب اکابرین دیوبند کے کفریہ کلمات انھی کی کتابوں سے پیش کئے جائیں گے اور پھر ردعمل کے طور پر انھی کے علماء کے فتاوی بھی ذکر کیئے جائیں گے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ آج تک ان کے کفریہ کلمات فقط چھپ ہی نہیں رہے بلکہ ان کے مصنفین کو ولی کامل، بانی اسلام، قاسم العلوم کے القابات سے بھی نوازا جارہا ہے۔

پیغمبر ﷺ کے بارے اسماعیل دہلوی وہابی کا عقیدہ

جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۲)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

ہر مخلوق بڑا (یعنی نبی ﷺ) ہو یا چھوٹا (یعنی غیر نبی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

اولیاء وانبیاء امام وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۸)

مزید لکھتے ہیں

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

اولیاء وانبیاء کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے جو بشر کی سی تعریف ہو، سو ہی کرو، سو اس میں بھی اختصار (یعنی کمی) ہی کرو (تقویۃ الایمان ص ۵۹_۶۱)

خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ

اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص (یعنی قرآن وحدیث کے خلاف) کہہ دیا وہ تو خود نص (یعنی قرآن وحدیث) کے موافق کہتا ہے اس پر طعن کرنا قرآن وحدیث پر طعن ہے اور اسکے خلاف کہنا نص (یعنی قرآن وحدیث) کی مخالفت ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۳)

تشریح: قارئین کرام آپ نے اسماعیل دہلوی اور خلیل احمد انبیٹھوی کے عقائد پڑھے انکے نزدیک پیغمبر کی تعظیم وتعریف بس اتنی ہی کرنی چاہیئے جتنی ایک بڑے بھائی

کی جاتی ہے اور ساتھ یہ کہ جیسا کسی گاؤں کا چودھری یا زمیندار ہوتا ہے نبی کا مرتبہ بھی اتنا ہی ہے اور نبی اللہ کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہوتا ہے۔

اب اسماعیل دہلوی اور خلیل احمد انبیٹھوی کے عقائد کے بارے میں علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ بھی پڑھیئے۔

دیوبندیوں کا متفقہ فتویٰ

جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اسکے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند ص ۲۳)

انور شاہ کشمیری دیوبندی کا فتویٰ

تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی وتوہین، بے ادبی اور تنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اسکے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد ونیت اور قرائن حال پر نہیں۔

علماء نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرائت ودلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ بھی ہو۔ (اکفار الملحدین ص ۶۲_۹۱)

وضاحت وخلاصہ: قارئین کرام آپ نے اسماعیل دہلوی اور خلیل احمد انبیٹھوی کے عقائد ملاحظہ فرمائے جو نبی ﷺ کی فضیلت کے بس اتنے ہی قائل ہیں جتنی فضیلت ایک بڑے بھائی کو چھوٹے پر ہوتی ہے اور پھر دیگر علمائے دیوبند نے اس عقیدہ کے رد عمل کے طور پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔

حضرت محترم بوجہ بنی آدم ہونے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھائی کہنے والوں کو کوئی اس طرح کہہ دے کہ اے علمائے دیوبند بوجہ بنی آدم ہونے کے (یعنی آدم علیہ السلام

کی اولاد ہونے کے اعتبار سے فرعون، نمرود، ابوجہل، ابولہب مرزا قادیانی وغیرہ بھی تمہارے بھائی ہوئے کیونکہ وہ بھی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں یقیناً کوئی دیوبندی اپنے آپکو فرعون نمرود وغیرہ کا بھائی کہلوانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تو نبی ﷺ کو اپنا بھائی کہنا کیونکہ درست ہوسکتا ہے۔

علم غیب کے بارے خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کا عقیدہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں خلیل احمد انبیٹھوی صاحب اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ (یعنی علم غیب کی) وسعت، نص (یعنی قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت علمی کی کون سی نص (یعنی کون سا قرآن و حدیث سے ثبوت) قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۱)

(یعنی شیطان و ملک الموت کا علم غیب قرآن و حدیث سے ثابت ہے رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے بارے میں قرآن و حدیث میں قطعیت کے ساتھ کوئی ثبوت نہیں)

حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کا عقیدہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔

(شہاب ثاقب ص ۹۲)

تشریح: قارئین کرام آپ نے علم غیب کے بارے میں خلیل احمد انبٹھوی اور حسین احمد ٹا

نڈوی کے عقائد فاسدہ ملاحظہ فرمائے جن میں انہوں نے تسلیم کیا کہ شیطان و ملک الموت کا علم غیب رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ شیطان کا علم غیب قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر قطعیت کے ساتھ کوئی ثبوت موجود نہیں۔

اب انکے عقائد باطلہ کا جواب اگر ہم دیں گے تو شاید ہماری بات کو شدت پسندی یا دیوبندیوں کے خلاف بغض و عناد سمجھ کر صرف نظر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقیقت سے منہ موڑ لیا جائے لہذا اس کا جواب انہیں کے اکابرین کی زبانی سنئے۔

مرتضیٰ حسن در بھنگی دیوبندی کا فتوی

جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپ کے علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے ملعون ہے، جہنمی ہے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق (مخلوق میں سے زیادہ علم رکھنے والے) ہیں زیادہ کے کیا معنی آپ ﷺ کے علم کے برابر بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔

(اشد العذاب ص ۱۴)

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا فتویٰ

میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر مرتد و ملعون جانتے ہیں جو شیطان کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے

(قطع الوتین ص ۷) (الختم علی لسان الخصم ص ۹)

علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم (زیادہ علم رکھنے والا) ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ

دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔

(المہند ص ۲۵)

علم غیب کے بارے رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

رشید احمد گنگوہی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، صریح شرک ہے''

ایک اور جگہ لکھتے ہیں (فتاوی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۱)

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کا کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں (یعنی علم غیب کا لفظ چاہے کسی بھی تاویل سے ہو غیر اللہ کے لیے بولنا شرک ہے) (فتاوی رشیدیہ ص ۳۲ ج ۳)

مزید لکھتے ہیں

پس اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب (یعنی چاروں اماموں کے مذہب) جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ (مسئلہ در علم غیب ص ۲)

علم غیب کے بارے اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا خبر

(تقویۃ الایمان ص ۵۶)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

کسی انبیاء و اولیا امام و شہیدوں کے جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ انکی تعریف میں ایسی بات کہے (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

تشریح: قارئین کرام علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عدم ثبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسم کے علم غیب کا اقرار کرنے والے اکابرین دیوبند کے فتاویٰ بھی پڑھیے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جسطرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے (یعنی انبیاء و اولیاء جس طرف نگاہ کرتے ہیں غیبوں کو جان لیتے ہیں) (امداد المشتاق ص ۶۷) (شمائم امدادیہ ج ۲ ص ۱۱۵)

شبیر احمد عثمانی دیوبندی کا فتویٰ

یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے، ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے یا اللہ کے اسماء و صفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان کی چیزوں کے بتلانے میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ذرا بخل نہیں کرتا۔ (حاشیہ قرآن ص ۷۶۲)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

وہ اللہ اپنے رسولوں کا انتخاب کر کے جس قدر غیوب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے (حاشیہ قرآن ص ۹۵)

مرتضیٰ حسن در بھنگی کا فتویٰ

حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے (توضیح البیان ص ۱۳)

مہتمم مدرسہ دیوبند قاری محمد طیب کا فتویٰ

خلاصہ یہ کہ جیسے علم غیب اللہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر اللہ شریک نہیں ایسے ہی اللہ کی جانب سے غیب پر مطلع ہونا رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر رسول شریک نہیں اللہ تعالی نے فرمایا ہم نے رسول کو غیب پر مطلع کر دیا ہے۔ (علم غیب ص۳۴)

قاسم نانوتوی اور احسن گیلانی کا فتویٰ

قرآن مجید میں ایک سے زیادہ جگہ پر فرمایا گیا ہے کہ ''الغیب'' کا علم حق تعالی کے سوا اور کسی کو نہیں ہے لیکن اسی کے ساتھ قرآن ہی میں ہے کہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے اللہ تعالی غیب سے مطلع فرماتا ہے اب سوال یہی ہے کہ غیر اللہ کو غیب کا علم جو عطا ہوتا ہے اس پر بھی علم غیب کا اطلاق ہوسکتا ہے یا نہیں حجرت والا (یعنی بانیء دیوبند قاسم نانوتوی) نے ارقام فرمایا (یعنی لکھا ہے) کہ پس غیر اللہ کی طرف علم غیب کو منسوب کرنے کا یہ مطلب کوئی نہیں سمجھتا کہ بالذات غیب کا علم ان کو حاصل ہے بلکہ یہی سمجھتے ہیں کہ غیب کے اس علم سے حق تعالی نے ان کو سرفراز کیا ہے۔ (سوانح قاسمی ص ۵۸)

علم غیب کے بارے اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

علم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اشرف علی تھانوی صاحب یوں رقمطراز ہیں کہ ''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کیا تخصیص (یعنی خصوصیت) ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (یعنی بچہ) ومجنوں (یعنی پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (یعنی تمام جانوروں اور چوپاوس) کیلئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۷)

تشریح: حضرات گرامی اشرف علی تھانوی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

علم غیب کو زید عمرو بچے حیوانات وچوپاؤں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے آپ کے علم غیب کو جانوروں بچوں کے علم غیب کے برابر تسلیم کیا اب اشرف علی تھانوی کے اس عقیدہ پر دیوبندیوں کے پیشواؤں کا ردعمل بھی ملاحظہ فرمایئے

علمائے دیوبند کا فتویٰ

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید وبکر و بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے (المہند ص ۳۰)

مرتضیٰ حسن دربھنگی کا فتویٰ

جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر صبیاں ومجانین وبہائم کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے (اشد العذاب ص ۱۴)

تقویۃ الایمان کے بارے رشید احمد گنگوہی کا نظریہ

کسی نے رشید احمد گنگوہی سے اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں سوال کیا

سوال: کتاب تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اس کو اچھا سمجھنا اور اس کا درس کرنا اور اس پر عمل کرنا کیسا ہے۔

جواب: کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن وحدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اسکا مولف ایک مقبول بندہ تھا۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۲۴۳ مطبع رحمانیہ کتبہ)

تقویۃ الایمان کے بارے اشرف علی تھانوی کا نظریہ

اسماعیل دہلوی کی کتاب) تقویت الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں بیشک بے ادبی اور گستاخی ہے تقویۃ الایمان کے ان الفاظ کو استعمال بھی نہ کیا

جاوے گا۔ (فتاوی امدادیہ ج ۴ ص ۱۱۹)

تشریح: قارئین کرام دیکھا آپ نے دیوبندیوں کی دوغلی پالیسی۔

ایک پیشوا تقویۃ ایمان کو عمدہ سچی کتاب اور ایمان کی تقویت و اصلاح کی ڈگری دے رہا ہے اور اسکے مصنف (اسماعیل دہلوی) کی عظمت و شان کے گن گاتے ہوئے اسے مقبولیت کی سند سے نواز رہا ہے جبکہ دوسرا پیشوا اس کتاب کے الفاظ کو بے ادبی و گستاخی پر مشتمل ہونے کا فتویٰ صادر کرنے کے ساتھ ساتھ اسکے استعمال یعنی مطالعہ نہ کرنے کی تلقین کر رہا ہے لیکن اسکے باوجود آج تک یہ کتاب مسلسل چھپ رہی ہے اور اسکی کفریہ عبارات ابھی تک اس میں درج ہیں۔

عرس و میلاد شریف کے بارے رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال کیا

سوال: جس عرس میں حرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرنی ہو اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں

جواب: کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں (فتاوی رشیدیہ ج ۲ ص ۹۳)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

سوم، دہم اور چہلم جملہ رسوم ہنود (ہندیوں) کی ہیں۔

(فتاوی رشیدیہ ص ۹۹ ج ۱)

مزید لکھتے ہیں

انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے (فتاوی رشیدیہ ص ۱۵۰)

وضاحت: رشید احمد گنگوہی صاحب کے نزدیک محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی

بزرگ کا عرس وغیرہ منانا درست نہیں اور نہ ہی کسی محفل میلاد وغیرہ میں شریک ہونا جائز ہے اور فقط اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ اس قسم کی رسومات ہندیوں کی ہیں

حضرات محترم آیئے اب دیگر علمائے دیوبند سے استفسار کرتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ

ہمارے علماء میلاد شریف میں بہت تنازعہ (جھگڑا) کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں

(شمائم امدادیہ ص ۹۳)

مزید لکھتے ہیں

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵)

رحمت اللہ مہاجر مکی دیوبندی کا فتویٰ

میرے اساتذہ کرام کا اور میرا عقیدہ مولد شریف کے باب میں قدیم سے یہی ہے اور یہی تھا کہ انعقاد مجلس میلاد شریف بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے گانا بجانا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے مطابق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا جائے

اور بعد اسکے اگر طعام پختہ شیرینی بھی تقسیم کی جائے اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف سے آریہ لوگ جو خدا ان کو ہدایت

کرے پادریوں کی طرح ان سے زیادہ شور مچاتے ہیں ایسی محفل کا انعقاد ان شرائط
کے ساتھ جو میں نے اوپر کیں اس وقت فرض کفایہ ہے مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت
کہتا ہوں کہ اسی مجلس کرنے سے نہ رکیں اور اقوال بیجا منکر کیطرف جو تعصب سے
کرتے ہیں ہرگز نہ التفات کریں اور معین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا
اور دن جائز نہیں تو کچھ حرج نہیں اور جو جواز اس کا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر
میلاد کے چھ سو برس جمہور علماء صالحین متکلمین اور صوفیاء اور علماء محدثین نے جائز رکھا
ہے۔ (انوار ساطعہ ص ۲۹۴)

تشریح: قارئین کرام آپ نے ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کا عرس
منانے کے بارے میں رشید احمد گنگوہی کے عقائد پڑھے جس میں انھوں نے ولادت
پاک کو فقط ناجائز ہی نہیں بتایا بلکہ اسے ہندوؤں کی رسم کے ساتھ تشبیہ دی جبکہ انکے
اکابرین نے ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط تلقین ہی نہیں کی بلکہ اس فرض کفایہ کا
درجہ دیا افسوس ہے کہ گنگوہی صاحب نے ولادت پاک کے عدم جواز کا فتویٰ صادر
کرنے سے پہلے یہ بھی نہ سوچا کہ انکے اپنے اکابرین جشن ولادت کے جواز کے قائل
ہیں اور خود بھی مولود پاک مناتے رہے

اب اگر بقول گنگوہی صاحب یہ ہندوؤں کی رسم ہے تو پھر دیوبندیوں کے پیر و مرشد
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور رحمت اللہ مہاجر مکی و دیگر علمائے دیوبند کے بارے میں آپ
کا کیا خیال ہے کہیں آپ اس بات کا مصداق تو نہیں بن گئے

"گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے"

جشن ولادت کے بارے خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ

یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود (ہندوؤں) کے سانگ کنہیا ولادت کا ہر سال کرتے

ہیں۔
(یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت مبارکہ کا دن ہر سال منانا ہندوؤں
کے سانگ کنہیا کا دن منانے کی مثل ہے کیونکہ وہ بھی ہر سال یہ دن مناتے ہیں)

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸)

وضاحت: حضرات محترم آپ نے جشن ولادت کے بارے میں خلیل احمد انبیٹھوی
کے ملفوظات پڑھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جشن ولادت کے بارے میں بغض
عناد کا لاوہ کتنا شدید تھا کہ جب پھٹا تو نہ اپنوں کو دیکھا اور نہ پرائے انبیٹھوی صاحب
کے حسد کی انتہا دیکھئے کہ مولود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کے سانگ کنہیا کا دن
منانے کے ساتھ تشبیہ دے ڈالی انبیٹھوی صاحب اگر ہم آپ کے بارے میں کچھ کہیں
تو شائد شکایت ہوگی اپنے علماء کے ملفوظات بھی سن لیں

میلاد کے بار علمائے دیوبند کا فتویٰ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت مبارکہ کو ہندیوں کے فعل کے ساتھ تشبیہ
دینے والے کے بارے میں علمائے دیوبند لکھتے ہیں

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ذکر ولادت شریفہ کو فعل کفار کے مشابہ کہنے والا مسلمان
نہیں (المہند ص ۳۰-۳۲)

استمداد کے بارے اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکار کرے اور بلا کے مقابلے
میں اسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اسکے نام کا ختم پڑھے یا
شغل کرے یا اسکی صورت کا خیال باندھے کہ جو خیال وہ ہم میرے دل میں گزرتا ہے
وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء

سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویت الایمان ص ۹)

تشریح: حضرات محترم اسماعیل دہلوی کے نزدیک غیر اللہ کو دور نزدیک سے پکارنا اور دوران جنگ نداء کرنا وغیرہ شرک ہے۔

اب آیئے علمائے دیوبند سے اس عقیدہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ آیا نداء غیر اللہ کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی نداء

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے حاجی صاحب لکھتے ہیں۔

اے رسول ﷺ کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے
یا شہ ہر دوسرا فریاد ہے

(کلیات امدادیہ ص ۹۸)

قاسم نانوتوی کی نداء

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مددگاری

تو اسکی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں کہ جہان کے سردار
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار

مزید لکھتے ہیں

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا "یا نبی اللہ" کیا میرے پہ پکار
یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکھٹے گناہ کے انبار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

(قصائد قاسمی ص ۵، ۶، ۷)

اشرف علی تھانوی کی نداء

یا شفیع العباد خذ بیدی
انت فی الافطرار معتمدی
لیس لی ملجاء سواک اغث
مسنی الضر سیدی سندی
یارسول اللہ بابک لی
من غمام الغموم ملتحدی

لیتی کنت ترب طیبکم
فالتثمت النعال ذاک قدمی

ترجمہ: اے بندوں کی شفاعت فرمانے والے میری دستگیری فرمائیں آپ ہی میری ہر مشکل میں آخری امید ہیں آپ کے سوا میرا کوئی ملجاء (پناہ) نہیں میرے سردار میرے مولا میری فریاد سنیں مجھے ضرر نے گھیرا ہوا ہے
یارسول اللہ میں ہوں اور آپ کا در ہے غم کے بادل مجھے کہیں گھیر نہ لیں اے کاش میں طیبہ کی خاک ہو جاتا اور آپ کی نعل بوسی میرے لیے کافی ہوتی۔

(نشر الطیب ص ۱۶۴)

تشریح: علمائے دیوبند کے عقائد سے ثابت ہوا کہ ندائے غیر اللہ جائز و مستحسن ہے اور معتبر علمائے دیوبند نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا بھی کی اور آپ ﷺ سے مدد بھی چاہی جبکہ اسماعیل دہلوی کے فتویٰ میں نداء غیر اللہ کو شرک اور نداء کرنے والے کو مشرک کہا گیا ہے اب یا تو اسماعیل دہلوی کے فتویٰ کی رو سے علماء دیوبند مشرک ہوئے یا پھر اسماعیل دہلوی۔۔۔۔۔۔۔

تعظیم غیر اللہ کے بارے میں اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

کسی پیر پیغمبر کو یا کسی بچی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلہ کو کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا ہاتھ بندھ کر کھڑا ہووے یا ایسے مکانوں مُن دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰۸)

تشریح: حضرات محترم اسماعیل دہلوی کے عقیدہ کے مطابق کسی بزرگ کے مزار پر ادب سے کھڑا ہونا یا اسکے کسی تبرک کو بوسہ دینا یا کسی نبی یا ولی کے مزار کی زیارت کیلئے سفر کرنا یا بزرگ کے مقام اور تبرک کی تعظیم و ادب کرنا سب شرک ہے اور ایسا فعل کرنے والا مشرک ہے آیئے اس بونگے عقیدے کے بعد دیگر علمائے دیوبند کے تاثرات سماعت فرمایئے اور پھر آخر میں اسماعیل دہلوی اور اکابرین دیوبند کے فتاویٰ کا خود موازنہ کر کے نتیجہ مرتب کر لیجئے گا۔

تعظیم غیر اللہ کے بارے میں رشید احمد گنگوہی دیو بندی کا عقیدہ

حضرت مولانا گنگوہی نے بیان فرمایا کہ جب میں ابتداءً گنگوہ کی خانقاہ میں آ کر مقیم ہوا ہوں تو خانقاہ میں بول و براز نہ کرتا تھا بلکہ باہر جنگل جاتا تھا کہ شیخ (یعنی گنگوہی صاحب کے پیرو مرشد) کی جگہ ہے حتیٰ کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ (آپ بیتی ص ۹۲۰) (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۴)

تعظیم غیر اللہ کے بارے میں مولانا محمد ذکریا دیو بندی کا عقیدہ

مولانا محمد ذکریا حسین احمد مدنی اور عبدالقادر رائے پوری سے محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں
”میں (یعنی محمد ذکریا) نے عرض کیا کہ حضرت آپ دونوں کی جوتیوں کی خاک اپنے سر پر ڈالنا باعث نجات اور فخر اور موجب عزت سمجھتا ہوں (آپ بیتی ص ۳۸۹)
ایک اور جگہ مولانا محمد یعقوب دیو بندی کی قبر کی مٹی کو باعث برکت تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑا بخار کی کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا''۔ (آپ بیتی ص ۹۸۲) (ارواح ثلاثہ ص ۲۹۵)

تعظیم غیر اللہ کے بارے اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

خانہ کعبہ کے غلاف سے حصول برکت کے بارے میں اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں
''غلاف کعبہ زادہا اللہ تنویرا کے تبرک ہونے اور اس کی تقبیل تبرک (یعنی حصول تبرک کے لیے بوسہ دینے) کے جواز میں تو کوئی کلام نہیں
اگر بوسہ دینے میں صرف اسی قدر اعتقاد ہو اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو کچھ مضائقہ نہیں موجب ثواب و برکت ہے۔ (فتاویٰ امدادیہ ص ۵۷)

تشریح: قارئین حضرات آپ نے اسماعیل دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا جس میں انھوں نے کسی پیر پیغمبر کی قبر یا اسکے مکان یا تھان و چادر وغیرہ کی تعظیم و توقیہ یا اس سے تبرک حاصل کرنے کا قصد و ارادہ کیا اسے مشرک کی ڈگری سے نوازہ اور پھر اکابرین دیوبند کے عقائد بھی پڑھے جنھوں نے اپنے پیروں کے مکان اور انکی قبروں کی مٹی اور غلاف کعبہ کو باعث برکت اور مرض سے نجات کا ذریعہ تسلیم کیا اب ان دونوں کے عقائد و فتاویٰ سے ہر شخص نہایت آسانی کے ساتھ نتیجہ مرتب کر سکتا ہے لہٰذا اس نتیجہ کو آپ حضرات کی صواب دید پر چھوڑتا ہوں فیصلہ خود کر لیں۔

اختیار مصطفی ﷺ کے بارے میں اسماعیل دہلوی وہابی کا عقیدہ

اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانتے ہیں حاجت برآئی کیلئے ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں تمام زمین و

آسمان میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں ہے کہ اسکو مانیے اور اسکو پکاریے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان (مشرکین عرب) کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جاوے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے کرے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے یعنی اللہ سے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں (یعنی انبیاء اولیاء) کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (یعنی اللہ) کا مرتبہ ایسے ناکارے (یعنی انبیاء اولیاء) لوگوں کو ثابت کیجیے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵، ۷، ۸، ۲۹)

اور جگہ لکھتے ہیں
رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان ص ۵۶)

غلام خان دیوبندی کا عقیدہ

کوئی کسی کے لیے حاجت روا مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں ان کا کوئی نکاح نہیں ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے (جواہر القرآن ص ۱۴۷)

تشریح: قارئین کرام اسماعیل دہلوی اور غلام خاں کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے جن میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنے یا غیرہ خدا کو مشکل کشاء ماننے کو کفر و شرک کہا گیا اور مدد طلب کرنے والے کو کافر اور مشرک ثابت کیا ہے اب غیر اللہ سے مدد طلب

کرنے اور اس کو مشکل کشا ماننے کے بارے میں دیگر علمائے دیو بند کے فتاویٰ جات ملاحظہ کریں۔

اشرف علی تھانوی دیو بندی کا فتویٰ

جو استعانت و استمداد (مدد طلب کرنا) بالمخلوق (مخلوق کے ساتھ) باعتقاد علم وقدرت مستقل مستمد منہ ہو (یعنی مخلوق کو مستقل ذات سمجھ کر مدد طلب کرنا) شرک ہے اور جو باعتقاد علم وقدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم وقدرت کسی دلیل سے ثابت ہو (یعنی کسی مخلوق کو غیر مستقل ذات سمجھ کر نامدد طلب کرنا) جائز ہے خواہ وہ مستمد منہ (جس سے مدد طلب کی جائے) حی (یعنی زندہ) ہو یا میت (فتاویٰ امدادیہ ص ۹۹ ج ۴)

استمداد کے بارے شبیر احمد عثمانی کا فتویٰ

ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔

(حاشیہ قرآن ص ۴)

دیو بندیوں کے پیشوا حاجی امداد اللہ کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اپنے پیر ومرشد مولانا نور محمد صاحب کی وفات کے بعد ان سے مدد طلب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تم ہوائے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار ہو امداد کو پھر خواف کیا
عشق کی پر تن کے باتیں کانپتے ہیں دست وپا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

(شمائم امدادیہ ص ۸۳)

محمد قاسم نانوتوی دیو بندی کا عقیدہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مددگاری
تو اسکی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار

(قصائد قاسمی ص ۵)

تشریح: حضرات گرامی اسماعیل دہلوی اور غلام خاں کے عقائد کے بعد غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کے بارے میں آپ نے اکابرین دیو بند کے فتاویٰ وعقائد ملاحظہ فرمائے فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

ایک حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اسماعیل دہلوی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ناپاک الفاظ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''یعنی میں (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی ذاتِ پاک کو ہے کہ نہ مرے کبھی''

(تقویۃ الایمان ص ۴۳)

وضاحت: حضرات گرامی اسماعیل دہلوی نے کتنے قبیح الفاظ میں حدیث کی تشریح کی کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اس سے ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی اس بات کے قائل ہیں کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ نہیں بلکہ مر کر مٹی میں مل جاتا ہے اب

آیئے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انکے اکابرین کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

علمائے دیو بند کا متفقہ فتویٰ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے۔

اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں جبکہ سب آدمیوں کو

(عقائد علمائے دیو بند ص ۲۲۱)

تشریح: قارئین کرام دیکھا آپ نے دیو بندیوں کی دوغلی پالیسی ایک صاحب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مٹی کے اندر مل جانے کا دعوی کر رہے ہیں اور دوسرے دیو بندی حضرت حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو فقط تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی دنیا کی سی زندگی ہے فرق یہ ہے کہ دنیاوی زندگی میں انسان مکلف ہے شرعی احکام اس پر مرتب ہوتے ہیں لیکن انبیاء اسطرح زندہ ہیں کہ غیرہ مکلف ہیں یعنی شرعی احکام کے پابند نہیں

لیکن دوستو افسوس اس بات کا ہے کہ انکے اقوال کے اندر اتنے بڑے تضاد کے باوجود آج تک اسماعیل دہلوی کا یہ فاسد عقیدہ مسلسل اسکی کتاب تقویۃ الایمان میں چھپ رہا ہے۔

ختم نبوت کے بارے قاسم نانوتوی کا عقیدہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہوئے دیو بندیوں کے پیشوا بانی مدرسہ دیو بند قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں

''اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔ (تحذیر الناس ص ۱۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۳۴)

وضاحت: حضرات محترم آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قسم نانوتوی کے ملفوظات ملاحظہ فرمائے جس میں انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے قاسم نانوتوی صاحب کے اس عقیدے نے قادیانیوں کا راستہ صاف کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج قادیانی قاسم نانوتوی کے اسی عقیدے کو پیش کر کے اپنی جھوٹی نبوت کو ثابت کر رہے ہیں۔

حالانکہ قرآن واحادیث کثیرہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا آخری نبی ہونا بالکل واضح وثابت ہے قاسم نانوتوی کے اس عقیدے کے ردعمل کے طور پر اگر ہم نے کچھ کہا تو شائد شکائت ہو لہذا آیئے انھیں کے دیو بندیوں کا فتویٰ ملاحظہ کریں اور پھر نتیجہ بھی خود مرتب کر لیجئے گا۔

علمائے دیو بند کا متفقہ فتویٰ

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار اور آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا

''اور لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں''

اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع

امت سے سوحاشا کہ ہم میں سے کوئی اسکے خلاف کہے کیونکہ جو اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ (عقائد علمائے دیوبند ص ۲۳۲)

عبدالوہاب نجدی کے بارے گنگوہی کا عقیدہ

عبدالوھاب نجدی ـــ کے بارے میں رشید احمد گنگوہی اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں

محمد بن عبدالوھاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ ہیں

(فتاوی رشیدیہ ج ا ص ۷)

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے گنگوہی صاحب لکھتے ہیں

سوال: عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

جواب: محمد بن عبدالوھاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدد اسکے مزاج میں تھی

(فتاوی رشیدیہ ج ۳ ص ۷۹)

وضاحت: حضرات گرامی گنگوہی صاحب کی زبان سے عبدالوہاب نجدی کے فضائل و منقبت آپ نے سنے اب اسی عبدالوہاب نجدی کے بارے میں حسین احمد مدنی کے تاثرات بھی ملاحظہ کیجئے۔

عبدالوہاب نجدی کے بارے صدر دیوبند حسین احمد کا فتویٰ

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہل سنت وجماعت سے

قتل وقتال کیا اور ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے مال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان (یعنی اہلسنت) کے قتل کو باعث ثواب ورحمت کا شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں سلف وصالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی وبے ادبی کے الفاظ استعمال کیے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کے تکالیف بشدیدہ کے مدینہ منورہ اور معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

الحاصل وہ ایک ظالم وباغی، خونخوار، فاسق شخص تھا۔ (شہاب ثاقب ص ۵۰)

عبدالوہاب نجدی کے بارے انور شاہ کاشمیری کا فتویٰ

امام محمد بن عبدالوهاب النجدی فانه کان رجلا بلیداً قلیل العلم فکان یشارع الی الحکم بالکفر. (مقدمہ فیض الباری)

ترجمہ: محمد بن عبدالوہاب نجدی بیشک ایک کم علم اور کم عقل شخص تھا اور اسکے لیے کفر کا حکم لگانے میں اسے کوئی باک نہیں تھا۔

تشریح: کیا کہنا دیوبندیوں کی کارستانیوں کے رشید احمد گنگوہی کی عقیدت ومحبت کا حال دیکھیے عبدالوہاب نجدی کو گلے کا ہار بنالیا جبکہ حسین احمد مدنی صاحب نے عبدالوہاب نجدی کی بھیانک صورت کا ایسا پردہ چاک کیا کہ اسکے تصور سے خود دیوبندیوں کی اصلیت بھی روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔

نام رکھنے کے بارے اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

علی بخش، پیر بخش وغیرہ ناموں کے بارے میں اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں

”کوئی نام رکھتا ہے علی بخش، پیر بخش، غلام محی الدین یہ سب جھوٹے مسلمان بیچ شرک میں گرفتار ہیں (تقویۃ الایمان ص ۶،۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش، ستیلا بخش، گنگا بخش، سو یہ آدمی مردود ہو جاتے ہیں

(تقویۃ الایمان ص ۶۴)

وضاحت: حضرات محترم اسماعیل دہلوی کے نزدیک جو شخص علی بخش، پیر بخش، غلام محی الدین یا نبی بخش وغیرہ نام رکھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور ایسا شخص مردود ہے

حضرات گرامی اسی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں خود رشید احمد گنگوہی نے اسکی صحت کی تسلیم کیا ہے اور اسے مقبولیت کا درجہ دیا ہے لیکن بیچارے خود بھی اسی کے مذکورہ بالا فتوئی کی زد میں آگئے ملاحظہ ہو۔

رشید گنگوہی اسماعیل دہلوی کے فتوے کی زد میں

حضرات گرامی تذکرۃ الرشید میں رشید احمد گنگوہی کا پدری اور مادری نسب نامہ یوں ہے

پدری نسب نامہ: رشید احمد ابن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسین بن غلام علی۔

مادری نسب نامہ: رشید احمد بن کریم النساء بنت فرید بخش بن قادر بخش بن محمد صالح بن غلام محمد۔

نماز میں نبی کے خیال کے بارے اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

بمقتضائے ظلمات بعضها فوق بعض از وسوسه زنا خیال مجامعت زوجه خود بهتر است و صرف همت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند چندیں مرتبه بد تراز استغراق در صورت گاؤ خر خود است

(صراط مستقیم ص ۸۶)

ترجمہ: بعض ظلمتیں بعض ظلمتوں پر فوقیت رکھتی ہیں کہ اقتضاء کے مطابق زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی سے مجامعت (یعنی ہمبستری) کرنے کا خیال بہتر ہے اور پیر یا اسکے مثل

زرگوں کی طرف خیال کا چلے جانا بھی اگر چہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں بہت ہی زیادہ بدتر ہے اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے۔

وضاحت: حضرات گرامی اس ناپاک عبارت کو غور سے پڑھیئے کہ زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کا خیال لانا تو بہتر ہے لیکن بزرگان دین اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خیال کا صرف چلے جانا بھی بیل، گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے

اب نماز میں غیر اللہ کے خیال کے بارے میں اشرف علی تھانوی کا فتوئی پڑھیئے۔

نماز میں غیر اللہ کے خیال کے بارے تھانوی صاحب کا فتویٰ

کسی نے خط میں لکھا کہ اگر آپ (یعنی تھانوی صاحب) کی صورت کا تصور کر لوں تو نماز میں جی لگتا ہے فرمایا جائز ہے دو شرط سے ایک یہ کہ اعتقاد میں مجھے حاضر و ناظر نہ سمجھے دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی اطلاع کسی کو نہ دے یہ تصور خطرات کے علاج کے درجہ میں ہے کیونکہ یہ بھی توجہ الی اللہ ہونے کا ایک ذریعہ ہے اس سے توجہ اور یکسوئی الی اللہ ہوگی پس مقصود کا مقدمہ ہے خود مقصود نہیں

(ملفوظات اشرف المعلوم بابت ماہ رمضان ۱۳۵۵ھ ص ۸۴ نمبر ۲۹۸)

تشریح: حضرات محترم دیوبندیوں نے کیسی اندھیر نگری مچادی کہ اگر دوران نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانے سے نماز جاتی رہے گی اور حضور ﷺ کا خیال لانا بیل، گدھے کے خیال سے (معاذ اللہ) بدتر ہے مگر اشرف علی تھانوی کی صورت کا تصور کرنا توجہ الی اللہ کا ذریعہ قرار پائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خلاصئہ کلام

حضرات محترم آپ نے علمائے دیو بند کے عقائد باطلہ اور پھر انہیں کے اکابرین کے فتاوی ملاحظہ فرمائے ایمانداری سے بتائیں یہ منافقانہ پن نہیں تو اور کیا ہے وہ باتیں جو انکی اپنی کتابوں میں موجود ہیں اور آج تک مسلسل چھپ رہی ہیں انہی کے اکابرین کے بالکل خلاف ہیں اور جس بات کو انکے علماء نے جائز لکھا اوسی کے خلاف انھوں نے شرک وکفر اور بدعت کا فتویٰ صادر کر دیا اور ساتھ ہی آپ نے یہ بھی یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں تنقیص کے طور پر کیسے کیسے قبیح و ناپاک الفاظ استعمال کیے ہیں اسی سے انکا بغض وحسد اور عداوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

افسوس کہ آج ان لوگوں نے امت مسلمہ کو متحد کرنے کی بجائے اسکا شیرازہ بکھیر دیا اور اُمتِ محمدیہ کے اندر تفرقہ بازی پھیلانے میں کسی بات کالحاظ تک نہ کیا۔

جبکہ آج کفار بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت کے قائل ہیں لیکن ان حضرات نے آپ کی عظمت وشان کو کم کرنے کیلئے ایسے ناپاک الفاظ استعمال کیے کہ کفار بھی شرما جائیں۔

حضرات محترم آخر میں آپ سے یہی گزارش ہے کہ ایمان سب سے قیمتی دولت ہے اپنے اس قیمتی سرمائے کی حفاظت کریں لیکن اسکی حفاظت تب ہی ممکن ہے کہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے دور رہیں کیونکہ بزرگان دین فرماتے ہیں۔

"بد مذہب کی صحبت ایمان کے لیے زہر قاتل ہے"

وما علینا الا البلاغ المبین

تمت بالخیر

علامہ محمد ظفر عطاری کی تالیفات